



## سوال

(27) شادی بیاہ میں راگ رنگ اور تماشہ، آتشبازی

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) شادی بیاہ میں راگ رنگ اور تماشہ، آتشبازی اور زنب و زینت جائز ہے یا حرام؟

(2) ان کا ارتکاب کرنے والے کیسے ہیں؟

(3) ایسی مجلسوں میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اگر کوئی نادانستہ چلا جائے تو پھر اس میں شامل رہے یا واپس آجائے۔

(4) اگر کوئی مولوی یا پیر ایسی مجلس میں چلا جائے کہ لوگ اس کی سندھیے ہوں اور اس سے دلیل طلب کی جائے تو وہ جواب میں کہے اس کی دلیل خود میری زبان ہے، ایسا آدمی کیسا ہے؟ اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(1) شادی میں راگ رنگ اور آتشبازی وغیرہ منع ہے۔ عقبہ بن عامر نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے کئی آدمیوں کو جنت میں داخل کرتے ہیں، اس میں یہ بھی ہے کہ تمام کھیل ناجائز ہیں، سوائے تیر اندازی اور گھوڑے کو کرتب سکھانے اور اپنی بیوی سے کھیلنے کے کہ یہ تینوں کھیل جائز ہے، شاہ عبدالعزیز نے اپنی تالیفات میں ممنوع رسوم کے ضمن میں لکھا ہے ”آتشبازی کرنا، دولہا کو گھوڑے پر سوار کرا کے شہر کے گرد چکر لگانا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ”ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو اپنے گھروں سے فخر اور ریا کی نیت سے نکلے“ باجے، بجانا، دیواروں پر پردے لٹکانا، اجنبی عورتوں کا دولہا کے پاس آکر باتیں کرنا، اس کے ناک کان مروڑنا، اور دلہن کے جسم پر شیرینی رکھ کر دولہا کو کہنا کہ اس کو اپنے منہ میں اٹھاؤ اور خلوت کے وقت دولہا دلہن کو عورتوں مردوں کا گھیر لینا سب حرام بدعات ہیں۔

مولانا محمد اسحاق دہلوی اپنے رسالہ اربعین میں لکھتے ہیں، آتشبازی اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا نافرمان ہے۔

(2) ان کے مرتکب بدعتی، فضول خرچ اور گنہگار ہیں۔

(3) ایسی مجلسوں میں خواہ وہ ولیمہ ہی کی کیوں نہ ہوں، تمام مسلمانوں کو خواہ وہ مقتدا ہوں یا دوسرے عوام شامل ہونا جائز نہیں ہے، اگر نادانستہ چلے جائیں تو واپس آجائیں۔



مسائل اربعین میں ہے کہ اگر جانے سے پہلے علم ہو جاوے تو نہ جانے اور اگر جانے کے بعد وقوع میں آجائیں تو اگر مقتدیہ ہو، اور روک سکتا ہو تو روک کے اور دعوت ولیمہ میں شامل ہو، اور اگر عام آدمی ہو، روک نہ سکتا ہوں تو وہ ایک بدعت کے لیے سنت نہ چھوڑے، شرح وقایہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور مثال دی ہے کہ جیسے کوئی جنازہ پڑھنا جس کے ہمراہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو، نہیں چھوڑ دینا چاہیے لیکن عامی کو بھی ایسی چیزوں کو دل سے برا سمجھنا چاہیے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے، احناف کا یہی مذہب ہے۔

ابن حجر کہتے ہیں، کہ اگر کوئی ایسی بے ہووگی ہو، جس میں اختلاف ہے تو اس میں حاضر ہونا جائز ہے اور نہ جانا بہتر، اور اگر حرام ہے مثلاً شراب نوشی، تو اگر اس کو روکنے کی طاقت ہو، تو ضرور جا کر روکے اور اگر روک نہ سکتا ہو تو شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ جانے اور حسب طاقت انکار کرے اور اگر نہ جانے تو بہتر ہے۔ عراق کے شافعی اسی کے قائل ہیں، مروکے شافعی کہتے ہیں کہ ہرگز نہ جانے اور اگر علم نہ ہو تو چلا جائے، جانے کے بعد وقوع میں آئے، تو اس پر انکار کرے ورنہ واپس آجائے۔

آنحضرت ﷺ نے فاسق کے گھر کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے، نسانی کی روایت میں ہے کہ جو آدمی خدا پر ایمان رکھتا ہو، وہ لیسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب نوشی ہو، حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا، آپ نے گھر میں تصویریں دیکھیں تو واپس چلے گئے۔ حضرت فاطمہ نے روکنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا، نبی تصویر والے گھروں میں داخل نہیں ہو سکتا۔

ابو مسعود کہتے ہیں، کہ ایک آدمی نے آپ کی دعوت کی، آپ نے بوجھا، اس گھر میں تصویریں ہیں، اس نے کہا، ہاں! آپ نے فرمایا تصویریں توڑ پھوڑ دو گے تو آجاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے ابوالوب کی دعوت کی انہوں نے گھر کی دیواروں پر پردے دیکھے، تو روٹی کھائے بغیر واپس آگئے اور کہا آپ سے یہ توقع نہ تھی۔ انہوں نے کہا عورتوں نے زبردستی لٹکائیے، کہنے لگے، آپ سے یہ امید بھی نہ تھی۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ مروزی شوافع کا عمل درست ہے، قرآن مجید میں بھی آیا ہے کہ یاد آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھو۔ واللہ اعلم۔

(5) ایسا آدمی فاسق ہے اگر کوئی اتفاقی نماز اس کے پیچھے پڑھ لی جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ لیسے آدمی کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

(سید محمد نذیر حسین)

## فتاویٰ نذیریہ

جلد 01